82886 ـ ہوٹل کے سٹور کیپر کی ملازمت اور وہاں شراب بھی ہے

سوال

میں ایك ہوٹل كا سٹور كیپر ہوں، اور اس سٹور میں شراب بھی ہے یہ علم میں رہے كہ میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاتا!!
كیا میرا یہ كام حلال ہے یا حرام ؟
اور اگر مجھے كوئی اور كام نہ ملے تو كیا اس كا حكم تبدیل ہو سكتا ہے، كیونكہ میں شادی شدہ ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شراب ام البائث ہے جیسا كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:

" شراب ام الخبائث ہے "

اسے طبرانی نے الاوسط میں روایت كیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں حسن قرار دیا ہے.

اس لیے نہ تو شراب نوشی جائز ہے، اور نہ ہی شراب كا اٹھانا اور اسے فروخت كرنا، اور نہ ہی خریدنا، اور نہ ہی كسی بھی طریقہ سے شراب كے معاملہ میں معاونت كرنا، مثلا رجسٹر میں اس كی كمیت كا اندراج كرنا، یا كمپیوٹر میں اس كی ڈیٹا محفوظ كرنا، كیونكہ اس پر بہت شدید وعید اور لعنت وارد ہوئی ہے.

جیسا كہ ابو داود اور ابن ماجہ كی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی حدیث میں بیان ہوا ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی نے شراب پر اور شراب نوشی كرنے والے، اور شراب لے جانے والے، اور شراب فروخت كرنے والے، اور شراب خریدنے والے، اور شراب كشید كرنے والے، اور كشید كروانے والے، اور اسے اٹھا كر لے جانے والے، اور جس كی طرف اٹھا كر لے جائے ان سب پر لعنت فرمائی ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3674) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3380) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ترمذی رحمہ اللہ نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت كیا ہے كہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلہ میں دس افراد پر لعنت فرمائی:

شراب کشید کرنے والے پر، اور کشید کروانے والے پر، اور شراب نوشی کرنے والے پر، اور شراب اٹھا کر لے جانے والے پر، اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے، اور شراب پلانے والے پر، اور شراب فروخت کرنے، اور شراب کی قیمت کھانے والے پر اور شراب خریدنے والے پر، اور جس کے لیے خریدی گئی ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1295).

بلا شك و شبہ آپ کا اس سٹور پر کام کرنا جہاں شراب پائی جاتی ہے، اس کا تقاضا ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے، اور اس کا حساب و کتاب رکھا جائے اور اس کی کمیت کا اندراج کیا جائے، اور اس برائی کو اٹھا کر لے جانے اور وقتا فوقتا وہاں سے منتقل کرنے پر خاموش رہا جائے.

اس بنا پر آپ کے لیے یہ ملازمت اور کام جاری رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں گناہ و معصیت ظلم و زیادتی میں معاونت ہوتی ہے، اور برائی سے منع کرنے کو ترک کرنا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی تم میں سے کوئی برائی دیکھی تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنے دل سے منع کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ دل سے برائی کا انکار اور روکنے کے لیے شرط ہے کہ برائی والی جگہ کو چھوڑ دیا جائے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ مت بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ تعالی:

تو تم اس مجلس میں ان كے ساتھ مت بیٹھو! حتی كہ وہ اس كے علاوہ اور باتیں كرنے لگیں .

یعنی كفر كے علاوہ دوسری باتیں كرنے لگیں.

ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو .

تو یہ آیت اس بات كی دلیل ہے كہ معصیت و گناہ كے مرتكب افراد سے جب برائی ظاہر ہو تو ان سے اجتناب كرنا واجب ہے؛ كیونكہ جو شخص ان سے اجتناب نہیں كریگا اور علیحدہ نہیں ہوگا وہ ان كے فعل سے راضی ہے، اور كفر سے راضی ہونا بھی كفر ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

یقینا تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو.

تو ہر وہ شخص جو معصیت و نافرمانی كی مجلس میں بیٹھا اور اس نے برائی سے منع نہ كیا تو وہ بھی گناہ میں ان كے ساتھ برابر كا شریك ہے.

جب وہ معصیت و نافرمانی كی بات كریں اور اس پر عمل كریں تو انہیں اس سے روكنا واجب ہے، اور اگر وہ منع كرنے اور روكنے كی قدرت اور طاقت نہیں ركھتا تو پھر اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے تا كہ وہ اس آیت والوں میں شامل نہ ہو جائے.

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے بیان كیا جاتا ہے كہ انہوں نے كچھ لوگوں كو شراب نوشی كرتے ہوئے پكڑ لیا تو وہاں حاضرین میں سے ایك شخص كے متعلق انہیں كہا گیا كہ وہ تو روزہ سے تھا، تو عمر بن عبد العزیز نے اسے بھی ادب سكھانے میں شامل كیا اور یہ آیت تلاوت كی:

تم بھی اس وقت انہی میں سے ہو .

یعنی معصیت و نافرمانی پر راضی ہونا بھی معصیت ہے، اسی لیے برائی كرنے والے اور اس پر راضی ہونے والا بھی معصیت اور برائی كی سزا كا مستحق ہے حتی كہ وہ سب ہلاك ہو جائیں، اور یہ مماثلت سب صفات میں نہیں، لیكن مقارنہ سے ظاہری مشابہت كی بنا پر حكم لگانا ہے، جس طرح یہ قول ہے: ہر دوست مقارنہ كرنے والے كی اقتدا كرتا ہے " انتہی.

آپ كو كوئی اور مباح اور جائز كام تلاش كرنا چاہیے، اور آپ كو یہ یقین ہونا چاہیے كہ روزی اللہ تعالی كی جانب سے ہے، اور اللہ تعالی اپنے مومن بندے كو كبھی ضائع نہیں كرتا، اور آپ كو تنگی رزق، اور معاشی حالت میں تنگی،

اور کچھ دیر کے لیے مشکل وقت سے نکلنے میں تاخیر ہونا اور برے حالات اس پر نہ ابھاریں کہ آپ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کر کے رزق تلاش کریں، اس سے اجتناب کریں.

ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سنن ابن ماجہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے لوگو! اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرو، اور روزی طلب کرنے میں پاکیزہ اور خوبصورت طریقہ اختیار کرو، کیونکہ کوئی بھی جان اس وقت تك فوت نہیں ہوگی جب تك کہ وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے، چاہیے وہ اس سے سست اور لیٹ ہو جائے، تو اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے طلب کرنے میں خوبصورتی اختیار کرو؛ اور جو حلال ہے وہ لے لو، اور جو حرام ہے اسے چھوڑ دو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2144) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہمارے محترم بھائی آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کوئی چیز ترک کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے.

جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے ابو قتادہ اور ابو دھماء رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ:

" ہم ایك بادیہ نشین کے پاس گئے اور کہنے لگے: کیا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ سے کچھ سنا ہے ؟!

تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، میں نے انہیں سنا آپ فرما رہے تھے:

" بلا شبہ تو جو چیز بھی اللہ تعالی کے چھوڑے گا، اللہ تعالی اس کے بدلے تجھے اس سے بھی اچھی اور بہتر چیز عطا فرمائیگا "

مسند احمد حدیث نمبر (22565) شیخ ارناؤود کہتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الضعیفۃ حدیث نمبر (5) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ کو جتنی بھی معاشی تنگی آئے وہ اس عظیم اور بڑی برائی اور معصیت دیکھنے سے بھی آسان اور ہلکی ہے، اور ان جیسی جگھوں پر کام اور ملازمت کرنا جہاں پر لعنت برستی ہو، اور وہ مال کمانا جس میں کوئی خیر و بھلائی نہ ہو نہ تو اس میں آپ کے لیے کوئی بھلائی اور خیر ہے اور نہ ہی آپ کے اہل و عیال کے لیے، اس لیے آپ اس ملازمت کو ترک کرنے میں جتنی بھی جلدی ہو سکے کریں اور اس بیماری سے نکل جائیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کو اپنے فضل و کرم سے روزی عطا فرمائے.

واللہ اعلم .